دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرینس نمبر: FMD-1453 بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ تاریخ 20-06-2019

سجدے میں دعا مانگنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ بعض لوگ نماز پڑھنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کے بجائے سجدے میں جا کر دعا مانگتے ہیں۔ تو کیا سجدے میں دعا مانگ سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نماز پڑھنے کے بعد صرف دُعا کرنے کے لیے سجدے میں جانا بغیر کسی سبب کے سجدہ کرنا ہے اور بلا سبب سجدہ کرنا فقہ حنفی میں جائز و مباح ہے، اس میں کوئی حرج نہیں البتہ فقہِ شافعی میں اسے ناجائز قرار دیا گیا ہے، لہٰذا اختلافِ ائمہ کرام کی رعایت کرتے ہوئے، وہ راہ اختیار کرنا بہتر و مناسب ہے کہ جس میں سب کا اتفاق ہے یعنی اللہ عزوجل کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی نیت سے یا دُعا کی توفیق ملنے پر شکر بجالانے کی نیت سے سجدہ ادا کرے کہ سجدہ شکر بالاتفاق جائز ہے۔ پھر اس میں جو چاہے دعا کرے اور حالتِ سجدہ میں کی جانے والی دعا قبولیت میں بلاشبہ خاص تاثیر رکھتی ہے کہ اس حالت میں بندے کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں زیادہ قرب نصیب ہوتا ہے اور اس بناء پر دعاؤں کی قبولیت کی امید زیادہ بڑھ جاتی ہے۔

"**احسن الوعاء لآداب الدعاء**"میں ہے "**ادب ۱۰،۱۱،۱۲:** دعا کے وقت باوضو، قبلہ رُو، مُؤدّب (باادب) دو زانو بیٹھے یا گھٹنوں کے بل کھڑا ہو۔**قال الرضا:** یا بہ نیتِ شکرِ توفیقِ دعا والتجاء اِلَی اللہ، سجدہ کرے کہ یہ صورت سب سے زیادہ قُربِ رب کی ہے، قالہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ وسلّم۔"(یعنی یہ بات اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے۔)

(فضائل دعا، صفحہ 62، مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے مذکور بالا حاشیے میں درج ذیل حدیث شریف کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اقرب مایکون العبد من ربه وھو ساجد فاکثروا الدعاء "یعنی سجدے کی حالت میں انسان سب سے زیادہ اپنے رب کے قریب ہوتا ہے لہٰذا سجدے میں زیادہ دعا مانگا کرو۔

(صحیح مسلم، جلد1، صفحہ350، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی)

علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ "مرقاۃ" میں اور علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ "شرح سنن ابی داؤد" میں اس حدیث مبارک کے تحت فرماتے ہیں (والالفاظ للعینی): "لانه حالة تدل علی غاية تذلل و اعتراف بعبودية نفسه وربوبية ربه، فكانت مظنة اجابة فلذلک امر عليه السلام باكثار الدعاء فی السجود "یعنی چونکہ سجدے کی حالت انتہائی عاجزی پر اور اپنے آپ کے بندہ ہونے اور اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر دلالت کرتی ہے لہٰذا یہ حالت (سجدہ) قبولیت دعا کا سبب ہے، اور اسی وجہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدوں میں زیادہ دعا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

(شرح سنن ابی داؤد، جلد4، صفحہ82، مطبوعہ ریاض)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "یعنی رب تو ہم سے ہر وقت قریب ہے ہم اس سے دور رہتے ہیں البتہ سجدے کی حالت میں ہمیں اس سے خصوصی قرب نصیب ہوتا ہے، لہٰذا اس قرب کو غنیمت سمجھ کر جو مانگ سکیں، مانگ لیں۔۔۔۔۔ **بعض لوگ سجدے میں گر کر دعائیں مانگتے ہیں یعنی دعا کے لئے سجدہ کرتے ہیں ان کا ماخذ یہ حدیث ہے۔**" (ملتقطاً)

(مرآۃ المناجیح، جلد2، صفحہ81، قادری پبلشرز لاهور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو الحسن جمیل احمد غوری عطاری

16 شوال المکرم 1440ھ / 20 جون 2019ء

الجواب صحیح

مفتی فضیل رضا عطاری

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جا سکتی ہے